نمبر ۲ | مورخہ ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ صفر سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز راولپنڈی میں آنکھوں کا معائنہ کرانے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس لاہور میں شمولیت فرمائیں گے۔ اور حسب انشاء اللہ جمعہ تک وارد دارالامان ہوں گے۔

میاں رحیم بخش صاحب کتب فروش امرتسری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ چند روز بعارضہ نمونیا بیمار رہ کر ۲۔جولائی بعمر ۵۰ سال امرتسر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

میاں عبدالرحمٰن صاحب کاغانی کئی دنوں سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بیان

وزیر ہند کا اعلان نہایت مناسب اور باموقع ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے وزیر ہند کے تازہ اعلان کے متعلق انٹرویو کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:-

میری رائے میں یہ اعلان نہایت مناسب اور باموقع ہے اس میں مسلمانوں کے اس مطالبہ کا بھی جواب آگیا ہے۔ کہ ان کے حقوق کے متعلق قطعی فیصلہ کیا جائے۔ اور ہندوؤں کے اس مطالبہ کا بھی کہ ملکی حقوق کا جلد سے جلد فیصلہ کرنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا۔ جو لوگ اس اعلان کے خلاف یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس سے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں۔ اگر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس ان افراد کا نام تھی۔ جو اس کے ممبر تھے۔ تو ہمیشہ کے لئے وہ ٹوٹ گئی۔ لیکن اگر یہ ہندوستان اور انگلستان کے نمائندوں کے آزاد تبادلۂ خیالات کا نام تھا تو وہ ٹوٹی نہیں۔ بلکہ پہلے سے مکمل ہو گئی ہے۔ کیونکہ پہلے اس کانفرنس میں حکومت کے نمائندوں کے سوا دوسری برطانوی پارٹیوں کے نمائندے ذاتی حیثیت میں شامل ہوتے تھے۔ اور پارلیمنٹ کی ماتحت

کمیٹی کی صورت میں سب پارٹیوں کی شمولیت ایک قانونی حیثیت رکھے گی۔ اور اس طرح آزادی ہند کا مسئلہ ایک قدم آگے بڑھ جائے گا۔ اگر اس کمیٹی کے ساتھ مگر مسودہ کا فیصلہ کرنے والے ہندوستانیوں کی حیثیت کم رکھی جاتی۔ تو ہندوستانیوں کو اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب ان کی حیثیت ڈگری ہے۔ جو پہلے تھی۔ تو پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرنے کی دعوت کے معنے یہ ہیں کہ ہندوستانیوں کو وہی حیثیت دے دی گئی ہے۔ جو برابر کے متعاہدین کو حاصل ہوتی ہے۔ پس ہندوستانیوں کو اس پر افسوس کی بجائے خوش ہونا چاہیئے۔ اور بچوں کی طرح حقیقت کو بھول کر کھلونے کے مطالبہ کے لئے رونا نہیں چاہیئے۔

آپ نے فرمایا۔ پچھلی کانفرنس میں بہت سے غیر ضروری آدمی تھے۔ اور ان کی وجہ سے کام میں روک ہو رہی تھی۔ اب اگر پنجاب۔ بنگال اور صوبہ سرحد سے ایک ایک مسلمان اور تین مسلمان اور صوبوں سے لے لئے جائیں۔ چند ہندو اور غیر مسلم لے لئے جائیں۔ تو آئندہ حکومت کے ڈھانچے کا فیصلہ زیادہ آسانی سے ہو سکے گا۔

آپ نے سر عبدالرحیم کے اس خیال کی تائید کی۔ کہ آئندہ منتخب شدہ نمائندوں کو ہندوستان کے مختلف فیہ مسائل کے فیصلہ کا موقع دینا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے شروع میں ہی اس امر پر زور دیا تھا۔ کہ نمائندے ہر قوم کی طرف سے منتخب ہو کر جانے چاہئیں۔ لیکن چونکہ گورنمنٹ کو اس پر زیادہ اعتراض نہ تھا۔ مسلمانوں اور ہندوؤں نے خود اس طریق کو پسند کیا۔ کیونکہ وہ خیال کرتے تھے۔ کہ اس سے ان کے درمیان باہمی رقابت کا دروازہ کھل جائے گا۔ لیکن آپ نے فرمایا ہندوؤں کی غلطی تھی اگر ہم اس موقعہ پر بھی ذاتی بڑائی کے خیال کو ترک نہیں کر سکتے تو یقیناً ہم اس اہم بوجھ کے اٹھانے کے اہل نہیں۔ جس کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر خیر جو کچھ ماضی میں ہو گیا۔ سو ہو گیا۔ اب چاہیئے کہ اسمبلی اور کونسلوں کو انتخاب کا موقع دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یقیناً اچھا ہوگا۔ اور اول تو سمجھوتہ جلدی ہو جائے گا۔ اور اگر سمجھوتہ نہ ہؤا۔ تو ملک پر اس کے لیڈروں کی حقیقت کھل کر حکومت کی ذمہ داری بہت کم ہو جائے گی۔

آپ نے آرڈی ننسوں کے متعلق بیان کیا۔ کہ جب وہ جاری ہوئے تھے۔ اس وقت بعض لوگوں کے اعتراض کی حکمت سمجھ میں آ سکتی تھی۔ مگر اب جبکہ تجربہ نے بتا دیا ہے۔ کہ عام طور پر حکومت نے ان اختیارات کو نہایت نرمی اور تدبر سے استعمال کیا ہے۔ ان پر اعتراض کرنا بالکل بے معنی ہے۔ اور خواہ مخواہ تشدد کرنے والوں کو جرأت دلانا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ ملک کے دوسرے لیڈر بجائے حکومت کے ہاتھ باندھنے کی [illegible] کوشش کریں گے عقلمند [illegible] سمجھنے والے کو [illegible]

دینی خدمات کیلئے آنریری کارکنوں کی ضرورت

اللہ تعالے کے فضل سے جماعت احمدیہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالے کے بہت سے وعدے جن کی نسبت ہمیں خیال تھا۔ کہ آئندہ آنے والی خوش قسمت نسلیں ان کو پورا ہوتے ہوئے دیکھیں گی۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہو رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالے کا خاص فضل ہے۔ اور رحیم وکریم کی دین ہے۔ ہم میں کوئی خوبی نہیں۔ اس لئے اس رحیم و کریم ہستی کے فضلوں اور احسانوں کے سامنے شرمندگی سے ہماری گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی کرمفرمائیوں کا اہل بنائے۔ اور ہمیں وہ جذبہ ایثار و قربانی۔ اور وفاداری عطا فرمائے۔ جس کو دیکھ کر دنیا کی قومیں حیران ہوں اور ہمارا آقا خوش۔

لیکن اس غیر معمولی ترقی کے ساتھ ساتھ ہماری ذمہ داریاں اور ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ اور ہم لوگ جو اس وقت قادیان میں کام کر رہے ہیں۔ اس بات کو بڑے زور سے محسوس کر رہے ہیں کہ باوجود کوشش کے ہم ان تمام فرائض کی ادائگی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان تمام احباب سے جو پنشنیں لے کر گورنمنٹ سروس سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ یا اللہ تعالے نے ان کو ایسی فارغ البالی عطا کی ہے۔ کہ بلا تکلف اپنا وقت کلی یا جزئی طور پر اللہ تعالے کے رستہ میں خدمت اسلام کے لئے دے سکیں۔ اپنے اسمائے گرامی ارسال کر کے بندہ کو ممنون فرمائیں۔

ایسے اسماء کے پہنچنے پر مناسبت اور اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی ضروری خدمات ان کے سپرد کی جائیں گی۔ اور ایک انتظام کے ماتحت کام تقسیم کیا جائے گا۔

کوشش تو یہی ہونی چاہیئے۔ کہ زندگی کے چند ایام جو آپ دنیائے دوں کی کشاکش سے بچ گئے ہیں۔ دیار محبوب میں گذارے جائیں۔ لیکن جو احباب کسی مجبوری یا مصلحت کے باعث ابھی اپنے وطن کو نہ چھوڑ سکتے ہوں۔ وہ بھی اپنے نام بھیج دیں۔ ایسے احباب سے ان کے علاقہ میں ہی کام لیا جائے گا۔

جو دوست اس سے قبل کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہایت مفید سے مفید کام کیا ہے۔ تاہم نظام جماعت یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اپنے ناموں سے اطلاع دیں اور جو خدمت وہ بجا لا رہے ہیں۔ اس کا بھی ذکر فرمائیں۔ مشکور ہونگا۔

ناظر اعلیٰ۔ قادیان ۲۸۔ جون۔

اخبار احمدیہ

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد

انجمن احمدیہ بنگلور نے ایک جلسہ میں اتفاق رائے سے پاس کیا ہے۔ کہ یہ انجمن چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو ان کے وائسرائے بہادر کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کا اس نہایت موزون انتخاب پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ نیز اس انتخاب کی موزونیت کا تار وائسرائے ہند کو بھی ارسال کیا گیا۔ خاکسار غلام قادر شرق سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار شبیر حسین سنوری۔ ۲۔ میرا لڑکا کئی ماہ سے بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہے۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار فقیر احمد۔ احمدی۔ جالندھر چھاؤنی۔ ۳۔ میں کچھ عرصہ سے ایک بیماری میں مبتلا رہوں۔ احباب دعا کریں۔ قادر مطلق شفا دے۔ خاکسار م۔ ا۔ ح۔ فیروزپور۔

اعلان نکاح

میری لڑکی مسماۃ کنیز فاطمہ بیگم کا عقد عبدالغفار احمدی ولد خانصاحب عبدالعلیم صاحب چیف سنٹری انسپکٹر ساکن بنارس کے ساتھ بعوض مبلغ پانچہزار ایک اشرفی ۲۹۔ مئی ۱۹۴۲ء کو ہؤا۔ خاکسار عنایت اللہ خلف ڈنما تشمین الہ آباد۔

دعائے مغفرت

۱۔ قریشی محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محمود آباد کا لڑکا انور احمد بقضائے الہٰی وفات پا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل بخشے۔ خاکسار محمد فاضل از دیال

۲۔ برادرم محبوب عالم صاحب کی اہلیہ اچانک فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

۳۔ خاکسار کی اہلیہ ۲۵۔ جون کو فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد منیر لاہور چھاؤنی۔

مظلومین ریاست کی امداد

جب علاقہ کھڑی کے مظلوم مسلمان ترک وطن کر کے جہلم آئے تھے۔ تو اسلامیان جہلم نے ان کی مدد کے لئے شہر کے ہر طبقہ و خیال کے سرکردہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی تھی۔ اس کمیٹی نے جو بے لوث خدمات سر انجام دیں۔ ان سے ہر مسلمان آگاہ ہے۔ جو مدینہ پیچ رہا تھا۔ اس کے متعلق مسلم ریلیف کمیٹی کا خیال تھا۔ کہ مظلوموں کو قانونی مدد بہم پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ لیکن اب جبکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء مظلوموں کی بہترین خدمت سرانجام دے رہے ہیں ہم نے فروری خیال کیا ہے۔ کہ جب تک مسلم ریلیف کمیٹی جہلم کسی مستقل وکیل کا انتظام نہیں کرتی۔ کچھ مالی مدد بوساطت آل انڈیا کشمیر کمیٹی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

جدید آرڈی ننس کے نفاذ کی ضرورت

ہر امن پسند کو قیامِ امن میں مدد دینی چاہیئے

کانگرس کی امن شکن تحریکات

کانگرس نے باوجود عدم تشدد کے دعویٰ کے جو خلافِ قانون اور امن شکن تحریکات جاری کر رکھی ہیں۔ ان کی وجہ سے ملک کا امن و امان نہایت ہی خطرہ میں پڑ چکا ہے۔ حکومت نے اس حالت کا مقابلہ کرنے اور خلافِ قانون افعال کو روکنے کے لئے آرڈینینس جاری کئے۔ ہنگامی قوانین نافذ کئے۔ خاص عدالتیں مقرر کیں۔ اور مجرموں کو ان کے جرائم کے لحاظ سے سزائیں دی جا رہی ہیں لیکن اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا ہے۔ کہ ظاہری سرگرمیوں نے اخفا کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اور اندر ہی اندر مواد پک رہا ہے جو کہیں نہ کہیں پھوٹ بھی پڑتا ہے۔ یہ صورتِ حالات نہایت ہی افسوسناک بلکہ خطرناک ہے۔ مگر حکومت کے لئے بجز اس کے کیا چارہ ہے۔ کہ تشدد اور قانون شکنی کو روکنے کے لئے جس قدر قوت استعمال کر سکتی ہے۔ کرے۔

وزیر ہند کا اعلان

یہی وجہ ہے۔ کہ باوجودیکہ ۳۰ جولائی کو سابقہ آرڈی ننسوں کی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ وزیر ہند نے ہندوستان میں اپنی حکومت کی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ ابھی خاص قوانین کی ضرورت ہے کیونکہ صورتِ حالات ابھی تک غیر منفصل ہے۔ اور ہم اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے اقتدار کے خلاف جو چیلنج دیا گیا ہے۔ اس کا قطعی طور پر استیصال کر دیں۔

جدید آرڈی ننس

چنانچہ ۳۰ جون کو حکومتِ ہند نے ایک خاص اختیارات کا آرڈینینس جاری کر دیا ہے۔ جس کی رُو سے ختم ہونے والے آرڈی ننسوں کے اکثر اختیارات کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ جو دفعات چھوڑ دی گئی ہیں۔ وہ عام استعمال کی اشیاء پر اقتدار اور سامان وغیرہ پر قبضہ۔ زائد پولیس کی بھرتی۔ اور فوائد عامہ کے کام پر اقتدار کے اختیارات کے متعلق ہیں۔

آرڈی ننس سے مستثنےٰ علاقے

اس آرڈی ننس کے نفاذ کے متعلق اتنا لحاظ رکھ لیا گیا ہے کہ سارے ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ بعض خاص خاص علاقوں تک اسے محدود رکھا گیا ہے۔ چنانچہ برطانوی ہند کے مندرجہ ذیل حصوں میں اس کی کسی دفعہ کا نفاذ عمل میں نہیں آئے گا:-

الف۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے پانچ اضلاع میں سے چار میں۔

ب۔ پنجاب کے انتیس اضلاع میں سے سترہ جن میں دو اضلاع کے علاوہ تمام ملتان اور راولپنڈی ڈویژن شامل ہیں۔

ج۔ صوبجات متحدہ کے اڑتالیس اضلاع میں سے چھبیس۔

د۔ بنگال کے گیارہ اضلاع۔

ہ۔ صوبجات متوسط کے بائیس اضلاع میں سے دس۔

و۔ آسام کے چودہ اضلاع میں سے چھ۔

گویا شمالی ہندوستان میں شمال مغربی سرحدی صوبہ پنجاب اور صوبجات متحدہ کے نصف سے زیادہ اضلاع میں اب کوئی آرڈی ننس نافذ نہیں ہوگا۔ کچھ اور علاقوں کو بھی بعض دفعات سے مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔

حکومت کی مجبوری

اس کے علاوہ جہاں وزیر ہند نے کہا کہ:-

"یہ اختیارات کامل احتیاط اور ہمدردی کے ساتھ مقامی ضروریات کے مطابق استعمال کئے جائیں گے۔ ہر ضلع اور ہر صوبہ کے حالات کا لحاظ رکھا جائے گا"

وہاں حکومتِ ہند نے بھی یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی ہے کہ ان اختیارات کو بڑی احتیاط سے استعمال کیا جائے گا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت بوجہ مجبوری خاص اختیارات کا نفاذ کر رہی ہے۔ چونکہ کانگرسیوں کی امن شکن سرگرمیوں کو نظر انداز کر دینا ناممکن ہے۔ اور حکومت کو مفلوج قرار دینے کے مترادف اس لئے حکومت ان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور اس وقت تک کرتی رہے گی۔ جب تک اسے ملک کے امن و امان کے متعلق خطرہ لاحق رہے گا۔

کانگرسیوں کا رویہ

حکومت نے نئے آرڈینینس میں پہلے کی نسبت بہت نرمی کر کے اور کئی علاقوں کو مستثنےٰ قرار دے کر بھی اس بات کا ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ وہ اصلاحِ حالات پر ہر وقت خاص قوانین کے نفاذ کو روکنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرسیوں نے ابھی تک قیامِ امن کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ان کی طرف سے اور ان کے حامیوں کی طرف سے یہ تو کہا جاتا ہے کہ خاص قوانین جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ کوشش نہیں کی جاتی۔ کہ جو وجوہات ان قوانین کی داعی ہیں۔ وہ ظہور پذیر نہ ہوں۔ خلافِ قانون حرکات کا ابھی تک بھی استیصال نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے لئے نئی نئی صورتیں اختیار کی جا رہی ہیں۔ عام لوگوں کے امن کو برباد کیا جا رہا ہے۔ انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ بڑے افسروں کے قتل کے حادثات اب بھی ہو رہے ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور اسے روکنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ تو حکومت سے یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خاص قوانین جاری نہ کرے۔

قاتلوں کی حوصلہ افزائی

وہ لوگ جو ہر موقعہ پر اور ہر آرڈی ننس کے خلاف آواز اٹھانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیوں اس بات کا ذمہ نہیں لے لیتے۔ کہ کانگرسیوں کی طرف سے کوئی خلافِ قانون اور خلافِ امن کارروائی نہ ہونے دیں گے۔ اس قسم کا ذمہ لینا تو الگ رہا۔ ان کی تو یہ روش ہے۔ کہ جہاں ہر بات میں حکومت کو کوسنا۔ اور ہر امر کی مخالفت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ وہاں ہر موقعہ پر امن شکنوں کی حوصلہ افزائی کرنا واجب جانتے ہیں۔ ہر قانون شکنی پر۔ ہر خلافِ امن حرکت پر۔ ہر شورش پر۔ اور ہر سرکاری افسر کے کشت و خون کے حادثہ پر ساری ذمہ داری حکومت پر ڈال دی جاتی ہے۔ اور یہ کہکر قانون شکنوں۔ بدامنی پھیلانے والوں۔ شرارت پسندوں اور سفاکوں کو بری قرار دے دیا جاتا ہے کہ کیوں حکومت نے ان کے آگے اس وقت تک سرِ تسلیم خم نہیں کر دیا۔ کیوں ان کے منشاء اور خواہش کو ابھی تک پورا نہیں کیا۔ اور کیوں ان کی مرضی کے خلاف چل کر انہیں اشتعال دلایا ہے۔

تازہ مثال

اس قسم کی تازہ ترین مثال ملاحظہ ہو۔ ڈھاکہ میں جو افسر حال ہی

قتل کیا گیا ہے۔ اس کا حوالہ دیتا ہوا پنجاب میں کانگرس کا سب سے بڑا شیدائی اخبار ملاپ (۳۰ جون) لکھتا ہے:۔

"ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ اس طرح کے قتل کرنے والے نہایت کمزور دماغ کے آدمی ہوتے ہیں۔ ہم یہ سب کچھ مانتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ان لوگوں کے دماغوں کو اس حد تک مشتعل کرنے کی ذمہ دار حکومت کی موجودہ پالیسی ہے"

اگر بے گناہ افسروں کے قتل کے جواز میں یہ وجہ پیش کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح ظالم قاتلوں کو بری قرار دیا جا سکتا ہے تو دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا مجرم بھی قابل تعزیر نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک مجرم کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں چیز نے میرے دماغ کو اس قدر مشتعل کر دیا۔ کہ میں نے اس فعل کا ارتکاب کیا۔ یہ نہایت ہی افسوسناک طرز عمل ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے اس کا انسداد نہیں ہوتا۔ در اصل یہی لوگ آرڈی ننسوں کے جاری ہونے کا موجب ہیں۔

امن پسندوں کا فرض

چونکہ قانون شکنوں اور ان کے نادان دوستوں کی وجہ سے ایک طرف تو عوام الناس کو بے حد جانی اور مالی نقصان پہونچ رہا ہے۔ دوسری طرف حکومت خاص قوانین نافذ کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اور تیسری طرف ہندوستان کی آئینی ترقی کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس لئے ہر امن پسند انسان کا فرض ہے۔ کہ ملک میں قیام امن کی کوشش کرے۔ اپنے اثر و رسوخ اپنی کوشش اور سعی سے جہاں تک ممکن ہو۔ قانون شکنی کے مضرات لوگوں کو سمجھائے اور اس سے باز رہنے کی تلقین کرے۔

ڈاکٹر مونجے کا مشورہ ہندوؤں کو

دنیا کی تہذیب و شرافت میں بڑوں کے لئے چھوٹوں پر شفقت اور مہربانی کرنا اعلےٰ وصف اور ان کی شان کے شایاں صفت قرار دی گئی ہے۔ لیکن مہا سبھائی تہذیب اس کے بالکل الٹ کہتی ہے۔ چنانچہ اس کے ترجمان ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کو مسلمانوں کا بڑا بھائی قرار دیتے ہوئے کہا ہے:۔

"ہندو اور مسلمان دونوں بھائی بھائی ہیں۔ بڑا بھائی ہندو۔ چھوٹے بھائی مسلمان کے کان کھینچ کر اسے سیدھے راستہ پر لے آئے"

مطلب یہ کہ رام راج کے اصل کے مطابق بھارت ماتا کی زمام حکومت تو بڑے بھائی کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔ اور چھوٹے بھائی کو راہ راست پر لانے کے بہانے سے تباہ و برباد کر دینا چاہیئے۔ حالانکہ مہا سبھائیوں کو چاہیئے یہ تھا۔ کہ جب وہ اپنے منہ سے بڑا بھائی بنتے ہیں۔ تو جسے چھوٹا بھائی قرار دیتے ہیں۔ اس کے کان کھینچنے

کے لئے تیار نہ ہو جاتے۔ بلکہ اپنے حسن سلوک سے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن کہاں ہندو۔ اور کہاں حسن سلوک۔

کشمیر میں خطرناک قحط

آج کل کشمیر میں غلہ کی سخت گرانی ہے۔ اور خطرناک قحط رونما ہو رہا ہے۔ لوگ بے حد تکالیف و مصائب میں مبتلا ہیں۔ لیکن حکومت کشمیر یہ سب کچھ دیکھتی ہوئی نہ صرف خاموش بیٹھی ہے۔ بلکہ کشمیر میں غلہ کی درآمد پر ناقابل برداشت محصول وصول کر رہی ہے۔ چنانچہ خود ہندو اخبارات کا بیان ہے۔ کہ جن لاریوں پر غلہ لاد کر لایا جاتا ہے۔ ان کے ایک دفعہ سری نگر آنے کا فی لاری تیس روپے روڈ ٹول وصول کیا جاتا ہے۔ اور چار آنے فی بوری چونگی لی جاتی ہے۔ اس وجہ سے بہت تھوڑا غلہ کشمیر میں پہونچ رہا۔ اور نہایت گراں فروخت ہو رہا ہے۔ ریاست کو چاہیئے۔ کہ فی الحال نہ صرف ہر قسم کے محصولات غلہ کی درآمد پر معاف کر دے۔ بلکہ خود غلہ لانے کے انتظامات کرے اور بیچارے غریب اور مفلوک الحال لوگوں کے لئے ہر جگہ سرکاری انتظام کے ماتحت دکانیں کھلوا دے۔

سیاسی مصائب اور مشکلات نے باشندگان کشمیر کو پہلے ہی بہت ستا رکھا ہے۔ اگر قحط سالی کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو موت کے منہ میں پایا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ ان کے صبر کا پیمانہ چھلک نہ جائے۔ پس قحط کی مصائب سے نجات دلانے کے لئے حکومت کشمیر کو خاص انتظامات کرنے چاہئیں۔ اور چونکہ زیادہ تر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اور ریاست کی نوازشات کے صدقے غربت و فلاکت کے بھی سب سے زیادہ وہی شکار ہیں۔ اس لئے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لئے مسلمان افسر مقرر کئے جائیں۔

عیسائیوں کی مذہب سے دلچسپی

اہل یورپ کو لامذہب کہا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ مذہب کی ان کی نگاہ میں کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ہے۔ لیکن حال میں کیتھولک عیسائیوں کی ڈبلن میں جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اور اس کی مختصر سی اطلاعات جو ہندوستان میں پہونچی ہیں۔ ان سے اس خیال کی پر زور تردید ہوتی ہے۔

رائٹر کا بیان ہے۔ کہ اس موقعہ پر یورپ کے مختلف ممالک سے اس قدر لوگ آئے۔ کہ ان کی مجموعی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ خیال ہے۔ کہ دس سات لاکھ سے زیادہ انسانوں کا اجتماع تھا پاپائے روم کے نمائندے کارڈینل لاری نے اس مذہبی کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ آئرش فری سٹیٹ کے گورنر جنرل اور دیگر کمشنر کونسل کے صدر مسٹر ڈی ویلرا اور کابینہ وزرات کے دیگر ارکان بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

کیا ایشیا جسے مذاہب کا گہوارہ کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے اجتماع کی کوئی مثال پیش کر سکتا ہے۔ ان مسلمانوں کو جو یورپ کی دین سے غفلت کے چرچوں پر لٹو ہو کر خود اسلام ایسے دین سے بے بہرہ اور لاپرواہ ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ اہل یورپ مذہب کے نام پر مذہب کی خاطر اور مذہبی امور کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کس قدر شوق رکھتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو دنیوی لحاظ سے اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب پر ہوتے ہیں۔ وہ بھی مذہبی مجالس میں شریک ہونا ضروری سمجھتے ہیں اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں دین کے متعلق جو غفلت پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کاش وہ اس غفلت کو دور کریں۔ اور دین کے معاملہ میں ہر پہلو سے ممتاز نظر آئیں۔

سودی کاروبار کی تباہی

سودی کاروبار جس طرح تباہی و بربادی کا موجب بنتا ہے اس کی تازہ مثال لالہ ہرکشن لال صاحب کا واقعہ ہے۔ جنہیں پنجاب میں بنکوں کا سب سے بڑا ماہر اور سب سے بڑھ کر کامیاب کاروبار کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ لالہ صاحب کے ذمہ ۴۴ لاکھ قرض کا بار ہو گیا ہے۔ اور قرض خواہ بنک نے اس کی ادائگی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے ان کو دیوالیہ قرار دینے اور ان کی جائداد کو سرکاری نگرانی میں لے لینے کی درخواست کی ہے۔ جسے عدالت ماتحت نے منظور کر لیا ہے۔ لالہ صاحب نے اسکے خلاف سشن کورٹ میں اپیل دائر کیا۔ جو خارج ہو چکا ہے۔

امید نہیں۔ کہ بنک کو اب بھی قرض کی پوری رقم وصول ہو سکے۔ ادھر لالہ صاحب کے کاروبار پر جو اثر پڑے گا۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ اس طرح نہ صرف لالہ صاحب اور ان کے وسیع خاندان کے سخت مشکلات میں گھر جانے کا خطرہ ہے۔ بلکہ اور بھی بہت سے لوگوں کو نقصان پہونچے گا۔ جس کا باعث محض یہ ہے کہ بنک سود کی بنا پر بے تحاشا قرض دیتا گیا۔ اور لالہ صاحب بے دریغ لیتے گئے۔ اگر بنک اور لالہ صاحب کے درمیان سود کا رشتہ نہ ہوتا۔ تو نہ بنک اس قدر کثیر رقم لالہ صاحب کے حوالے کر دیتا۔ اور نہ لالہ صاحب اس آسانی کے ساتھ قرض پر قرض اٹھاتے چلے جاتے۔ جس کا ادا کرنا ان کے لئے ناممکن ہو جاتا۔ اور ان کے کاروبار کو انتہائی خطرات میں ڈال دیتا۔

یہ سود کی تباہ کاریاں ہیں۔ اور انہی کے باعث اسلام نے سود لینے اور دینے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صفاتِ الٰہیہ کا ظہور

(۲)

ایک گزشتہ پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ضمن میں اللہ تعالےٰ کی بعض صفات کے متعلق بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ کیونکر ان کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ اور کس شاندار طریق پر آپ کے ذریعہ رسمی ایمان حقیقت میں مبدل ہوگیا۔ آج بھی ذیل میں بعض اور امور بیان کئے جاتے ہیں۔

صفتِ شافی اور حضرت مسیح موعود

اللہ تعالےٰ کی ایک عظیم الشان صفت شافی ہے تقریباً تمام مذاہب وملل کے پیرو یہ کہتے ہیں۔ کہ بیماریوں کے متعلق ادویہ میں جو اثرات ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے صفت شفا کے تحت ودیعت کردہ ہیں مگر یہ ان کا رسمی اور باپ دادا سے سنا سنایا خیال ہے۔ کیونکہ ان کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چھوٹی بڑی بیماری کے وقت خدا تعالےٰ کے شافی ہونے کے متعلق ایمان کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ صرف عوام نے بلکہ ڈاکٹروں نے بعض بیماریوں کے متعلق یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ ان کا کوئی علاج نہیں۔ اور اس قسم کے بعض فیصلوں پر تو ساری دنیا کے ڈاکٹر اتفاق کر چکے ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے شافی ہونے کے متعلق بھی ایمان پیدا کیا۔ اور یقین دلایا۔ کہ وہ ہر بیماری میں شفا دے سکتا ہے۔

ایک نشان

اس کے ثبوت میں ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کے ایک طالب علم کو جو ریاست حیدر آباد دکن سے یہاں تعلیم کے لئے آیا تھا دیوانے کتے نے کاٹ کھایا۔ فوری طور پر علاج کے لئے اسے کسولی بھجوایا گیا وہاں کا علاج کرانے کے بعد وہ واپس آ گیا اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ اب لڑکا خطرے سے باہر ہے لیکن اسے بیماری کا دورہ ہوگیا جسکے تشنج۔ حرارت کی زیادتی۔ نیند کے نہ آنے اور جنون کے متواتر دوروں کی وجہ سے اس کی حالت نہایت ہی نازک ہوگئی۔ اس پر کسولی تار دیا گیا۔ کہ اب اس کا کیا علاج ہے۔ وہاں سے جواب آیا۔ کہ اب کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ وہ لڑکا بہت دور سے آیا تھا۔ یہ خیال کرکے اور اس کی دردناک حالت سے آگاہ ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔ جس سے خدا نے شافی کی صفت شفا حرکت میں آئی۔ وہ لڑکا جو صرف چند گھنٹے کا مہمان سمجھا جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے طفیل بالکل اچھا اور تندرست ہوگیا۔

موجودہ زمانہ کے ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ جب دیوانے کتے کا کاٹا مرض کے دورہ میں مبتلا ہو جائے۔ تو اس کا بچنا ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول کرتے ہوئے اس بیماری کی انتہائی شدت میں مبتلا مریض کو صحت دے کر دکھا دیا۔ کہ جس مرض کو دنیا کے ڈاکٹر لاعلاج قرار دیتے ہیں۔ وہ بھی دور ہو سکتا ہے۔

جب اس لڑکے کی صحت یابی کی خبر کسولی پہنچی۔ تو وہاں اس مرض کی روک تھام کرنے کے لئے جو محکمہ قائم ہے۔ اس میں کام کرنے والوں کو سخت حیرت ہوئی۔ اور وہاں سے جو خط آیا اس میں لکھا تھا۔

"اس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ وہ لڑکا دعا کے ذریعہ سے صحتیاب ہوگیا۔ ایسا موقع جانبر ہونیکا کبھی نہیں سنا"

نشان کی عظمت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ نشان ہے۔ کہ علمی دنیا کو اس کی بے نظیری ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اس وقت تک اس قسم کی شفا کی کوئی نظیر نہیں ملتی بے شک دیوانگی کے دورہ سے پہلے علاج ہو جاتا ہے۔ اور بعض بلا علاج کے بھی دیوانگی کے حملہ سے بچ جاتے ہیں۔ مگر دیوانگی کا دورہ ہوکر پھر شفا آج تک کسی مریض کی نہیں ہوئی۔ اور یہ ایسا زبردست معجزہ ہے۔ کہ اس زمانہ کی علمی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اسی زمانہ کے لئے مخصوص رکھا تھا۔ تا سائنس کے دلدادوں پر اپنی قوت اور اپنے جلال کا اظہار کرے۔ اور بتائے۔ کہ میں خدا ہوں اور سب طاقتیں رکھتا ہوں۔ چاہوں تو زندہ کر دوں۔ اور چاہوں تو ماردوں" (تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۹۲)

حضرت مسیح موعود کا چیلنج

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ایک قسم کا اتفاقی واقعہ ہے۔ اور خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتفاقیہ ایسا ہوگیا۔ اس سے یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ اپنے شافی ہونے کی صفت کے اظہار کے لئے اس لڑکے کو صحت دی۔ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل چیلنج پیش کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

"میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو۔ اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو۔ وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہوکر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے۔ جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لے کر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کرلیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے۔ یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے۔ وہی فریق سچا سمجھا جائے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اور میں پہلے سے اللہ تعالےٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرکے یہ خبر دیتا ہوں۔ کہ جو مریض میرے حصہ میں آئیگا۔ یا تو خدا اس کو بکلی صحت دیگا۔ اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دیگا اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پھر سمجھو۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ لیکن یہ شرط ہوگی۔ کہ فریق مخالف جو میرے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وہ خود اور ایسا ہی دس اور مولوی یا دس رئیس جو اس کے ہم عقیدہ ہوں۔ یہ شائع کردیں۔ کہ حالت میرے غلبہ کے وہ میرے پر ایمان لائیں گے۔ اور میری جماعت میں داخل ہونگے اور یہ اقرار تین نامی اخباروں میں شائع کرانا ہوگا۔ ایسا ہی میری طرف سے بھی یہی شرط ہوں گی۔ اس قسم کے مقابلہ کو فائدہ یہ ہوگا کہ کسی خطرناک بیماری کی جو اپنی زندگی سے ناامید ہو چکا ہو۔ خدا تعالےٰ جان بچائیگا۔ اور احیاء موتٰے کے رنگ میں ایک نشان ظاہر ہوگا" (تحفہ گولڑویہ)

اس چیلنج سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی صفت شفا کے متعلق حقیقی ایمان پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نہ صرف خاص نشان دکھایا۔ بلکہ اس نشان کا انکار کرنے والوں کو چیلنج دلایا۔ کہ آؤ اگر مقابلہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفت شفا کس کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن کسی کو مقابلہ پر آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور اس طرح سب منکروں نے تسلیم کرلیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

صفتِ قدوس کا ظہور

اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت یہ ہے۔ کہ وہ قدوس ہے مگر اس کا اظہار دنیا پر اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا میں ایسے لوگ ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ کے قرب کا دعویٰ رکھتے ہوں۔ اور ان کے وجود میں خدا تعالےٰ کی قدوسیت کی صفت جلوہ گر ہو۔ اور ایسا ہونا ضروری ہے جبکہ عطار کے پاس بیٹھنے سے انسان معطر ہو جاتا ہے۔ اور آگ کے پاس بیٹھنے سے گرمی محسوس کرتا ہے۔ تو ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ ایک شخص اللہ تعالےٰ کا مقرب ہو مگر اس میں اللہ تعالےٰ کی صفت قدوسیت جلوہ گر نہ ہو۔ جو تمام صفات کی جامع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کے ذریعہ جہاں اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کو ظاہر کیا۔ وہاں صفت قدوس بھی آپ کے ذریعہ جلوہ گر ہوئی۔ چنانچہ دعویٰ سے پہلے کی زندگی کے پاک اور مطہر ہونے کے متعلق مخالفوں تک کی شہادتیں موجود ہیں

مامور کی ابتدائی زندگی

یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دعویٰ ماموریت کے بعد بوجہ مذہبی مخالفت لوگ انبیاء علیہم السلام پر مختلف قسم کے عیب لگانے شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کی دعویٰ سے پہلی زندگی کو دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت لوگوں کو عداوت نہیں ہوتی۔ اور وہ جو کچھ کہتے ہیں بے لاگ کہتے ہیں۔ اور اپنے صحیح قلبی خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کی مثال ہمیں انجیل میں بھی نظر آتی ہے حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:۔

"کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے" (یوحنا ۸/۴۶)

یہ چیلنج دعویٰ نبوت سے پہلی زندگی کا ہے۔ ورنہ دعویٰ کے بعد کی کیفیت کے متعلق تو آپ خود فرماتے ہیں:۔

"ابن آدم کھاتا پیتا آیا۔ اور وہ کہتے ہیں۔ دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی۔ محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار" (متی ۱۱/۱۹)

گویا دعویٰ کے بعد مخالفین کی طرف سے جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ محض عداوت اور بغض کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس لئے دعویٰ سے قبل کی زندگی ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی بے عیب زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی جیسی پاکیزہ تھی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا شخص جو دعویٰ کے بعد اشد معاند ہو گیا۔ اس نے بھی لکھا۔

"مولف براہین احمدیہ اسلام کی مالی جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے"۔ (اشاعۃ السنہ)

علاوہ اس کے قادیان کے ایسے ہندو۔ آریہ۔ سکھ اور غیر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کے متعلق واقفیت رکھتے ہیں۔ یہی گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ کی زندگی کسی پہلو سے بھی قابل اعتراض نہ تھی۔ آپ پر اس قدر اعتبار کیا جاتا کہ آپ کے خاندان کے دوسروں کے ساتھ جو مقدمات ہوتے۔ ان میں آپکو منصف ماننے کے لئے تیار ہو جاتے۔

نازک مراحل میں سچائی پر قیام

آپ کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ جو آپ کی پاکیزہ زندگی پر دلالت کرتا ہے۔ بالفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسب ذیل ہے۔

"ایک دفعہ آپ پر ایک مقدمہ ڈاکخانہ کی طرف سے چلایا گیا۔ جس میں جرمانہ اور قید دونوں سزائیں ممکن تھیں چونکہ ڈاکخانہ کے قواعد کی خلاف ورزی اس زمانہ میں کثرت سے ہوتی تھی۔ ڈاکخانہ والے چاہتے تھے ایک دو شخصوں کو سخت سزا ہو جائے۔ تو آئندہ لوگ احتیاط کریں گے۔ اس لئے ڈاکخانہ کا انگریز افسر خود پیروی کے لئے آتا۔ اور پورا زور دیتا۔ کہ آپ کو سزا ہو جائے۔ اس مقدمہ کی بناء صرف اس شخص کی شہادت پر تھی جس نے آپکا بھیجا ہوا پیکٹ کھولا تھا۔ جس میں ایک خط تھا۔ اور خط کا پیکٹ میں بھیجنا قوانین ڈاک کے مطابق جرم تھا۔ وکلاء نے کہا۔ کہ بچنے کی صرف یہ صورت ہے کہ آپ کہیں۔ کہ میں نے خط الگ بھیجا تھا۔ وہ شخص جس کے نام پیکٹ تھا۔ چونکہ پادری تھا۔ اور آپ سے مباحثات کر چکا تھا۔ اور اس وجہ سے آپ سے عداوت رکھتا تھا۔ یہ عذر آپ کا یقینی طور پر قابل قبول تھا۔ مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا۔ کہ میں جھوٹ کس طرح بول سکتا ہوں۔ میں نے واقعہ میں خط بھیجا ہے۔ گو یہ سمجھ کر پیکٹ میں ڈال دیا تھا۔ کہ وہ بھی مضمون پیکٹ کے متعلق تھا۔ مجسٹریٹ پر اس امر کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ باوجود ڈاکخانہ کے افسروں کے اصرار کے اس نے آپکو بری کر دیا۔ اور کہا۔ کہ جو شخص قید ہونے کے خطرہ میں ہے۔ اور منہ کے ایک فقرہ سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے لیکن کوئی پرواہ نہیں کرتا اور جھوٹ نہیں بولتا۔ میں اسے ہرگز سزا نہیں دے سکتا"

(حقیقی اسلام صفحہ ۱۰۲)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام عمر بھر نازک سے نازک مراحل میں ہر قسم کی لغزشوں سے محفوظ رہنے اور پاکیزگی کے اعلیٰ مدارج پر قائم ہونے کا نمونہ پیش فرماتے رہے

حضرت مسیح موعود کا اعلان

پھر آپ نے یہ چیلنج دیا۔ کہ

"میں چالیس برس تک تم میں ہی رہا ہوں۔ اور اس مدت دراز تک مجھے دیکھتے رہے ہو۔ کہ میرا کام دروغ اور افتراء کا نہیں ہے اور خدا نے ناپاکی کی زندگی سے مجھے محفوظ رکھا۔ تو پھر جو شخص اس قدر مدت دراز تک یعنی چالیس برس تک ہر ایک افتراء اور شرارت اور مکر اور خباثت سے محفوظ رہا۔ اور کبھی اس نے خلقت پر جھوٹ نہیں بولا۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے۔ کہ برخلاف اپنی عادت قدیم کے اب وہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے لگا" (تریاق القلوب ایڈیشن دوم صفحہ ۱۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"کون تم میں سے ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

ان عبارتوں اور دعووں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت جلوہ گر تھی۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جس خدا کا بندہ ایسا ہے وہ خود بھی قدوس ہے۔

صفت مالکیت کا ظہور

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مالکیت بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس کا بھی ظہور ہوا۔ چنانچہ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق جب ہندوستان میں طاعون پڑی۔ تو آپ کو الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار۔ یعنے تیرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں۔ میں ان تمام کو طاعون سے محفوظ رکھوں گا۔ اس کے بعد کئی بار طاعون کا خطرناک زور ہوا۔ مگر باوجود طاعون کی ایسی شدت کے اللہ تعالیٰ کا الہام نہایت صفائی سے پورا ہوا۔ اور ایک چوہا بھی آپ کے دار میں نہ مرا۔

اس الہام کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ متواتر چار پانچ سال قادیان میں طاعون کا حملہ ہوتا رہا۔ اور اس محلہ میں طاعونی اموات ہوئیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دار ہے۔ اور پھر طاعون اور زیادہ قریب ہوئی۔ اور آپ کے مکان کے دائیں اور بائیں جو مکان تھے۔ ان میں بھی اموات ہوئیں اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ دیوار بہ دیوار اور پہلو بہ پہلو طاعون نے حملہ کیا۔ مگر آپ کا دار خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق بالکل محفوظ رہا۔ یہ وہ نشان ہے جو خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے متعلق آپکے ذریعہ ظاہر ہوا۔

ڈاکٹر ڈوئی کی عبرتناک ہلاکت

اس صفت مالکیت کے ماتحت ایک وہ نشان ہے جو امریکہ میں ظاہر ہوا۔ وہاں ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی نے دعویٰ کیا۔ کہ میں مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا ہوں۔ کئی لاکھ آدمی اس کے ساتھ مل گئے۔ اور اس نے شکاگو کے قریب ایک الگ شہر بسایا جس کا نام اس نے زائن رکھا۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا۔ کہ خدا نے مجھے اسلام کو مٹانے کے لئے بھیجا ہے۔ جب اس کا یہ دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا تو آپ نے اسے چیلنج دیا۔ کہ تو اسلام کے برباد کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے اور میرا دعویٰ یہ ہے۔ کہ میں اسلام کو ترقی دینے کے لئے مبعوث ہوا ہوں دعا کے ذریعہ فیصلہ کر لیں۔ کہ کون سچا ہے۔ اور کون جھوٹا چنانچہ آپ نے لکھا کہ میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں۔ اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچپن ۵۵ برس کا ہے۔ اور اس طرح میرے مقابلہ میں گویا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو زمین و آسمان کا بادشاہ اور احکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کریگا۔ اور وہ اسی کے حق میں فیصلہ کریگا۔ ..... خواہ وہ اس موت سے جو اس کا انتظار کر رہی ہے۔ کتنا ہی بھاگنے کی کوشش کرے۔ مگر اس کا بھاگنا بھی اس میدان موت سے کم نہیں۔ اور آفت اس کے زائن پر ضرور نازل ہو گی"۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت

آخر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو پکڑا۔ اور یا تو شہزادوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا۔ یا کھانے پینے تک کا محتاج ہو گیا۔ اور ایک نزدیک

تمدن اسلام

یورپ میں بے پردگی کے خطرناک نتائج

خلاف فطرت اختلاط

ایک گذشتہ مضمون میں ہم بتا چکے ہیں۔ کہ بے پردگی انسانی سوسائٹی کے لئے نہایت ہی تباہ کن اور تکلیف دہ چیز ہے۔ اور یہ خانگی زندگی کی خوشگواری اور راحت کو تلخی اور بے قراری سے تبدیل کر دیتی ہے سب سے پہلے یورپ نے مردوں اور عورتوں کے بے محابانہ اختلاط کو گوارہ کر لیا اور اسے ملکی و قومی ترقی کے لئے مفید اور ضروری قرار دیا۔ لیکن یہ اختلاط چونکہ فطرت کے مقررہ حدود سے تجاوز تھا۔ اس لئے اس کے نقصانات اور مضرات نہایت کریہہ صورت میں منظر عام پر آنا شروع ہو گئے۔ اور ایسی گھناؤنی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ کہ ملک کے مدبر حیران و پریشان ہیں۔ وہ اپنی قوم کو نہ صرف اخلاقی بلکہ دنیوی طور پر بھی ورطۂ ہلاکت کی طرف جاتے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔

یورپ کی اخلاقی حالت

وہ نا کتخدا نوجوان لڑکیاں جن کے ساتھ ملک کی تمدنی اور معاشرتی آسودگی وابستہ ہے۔ جو افراد قوم کی خانگی راحت و آرام کے لئے ذمہ دار سمجھی جاتی ہیں۔ اور جن کی گودوں میں ان نونہالوں کی پرورش و تربیت کی توقع کی جاتی ہے جو آئندہ قوم کی کشتی کے ناخدا ہو سکتے ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے وہ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ایسے ایسے افعال کا ارتکاب کرتی ہیں جن کی سماعت بھی مشرقی تہذیب پر گراں گذریگی۔ اس لئے ہم نہایت احتیاط سے کام لیتے ہوئے صرف معمولی باتوں کے ذکر پر ہی اکتفا کریں گے۔

شادی اور یورپین نوجوان

اول تو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شادی اور متاہلانہ زندگی کو ایک غیر ضروری بار اور ناقابل برداشت پابندی خیال کرتے ہیں۔ اور جب آزادانہ طور پر جذبات حیوانی کی سیری کے مواقع میسر ہوں۔ اور کوئی مذہبی و اخلاقی پابندی نہ ہو۔ تو باقاعدہ شادی کی ذمہ داریاں کس طرح گوارا کی جائیں۔ لیکن جو لوگ اس پر آمادہ بھی ہوتے ہیں ان کی ابتدا ایسی خوفناک ہوتی ہے۔ کہ اسے مدنظر رکھتے ہوئے انتہا اُکے تصور سے بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے

خریدار خاوند اور زر خرید بیوی

دنیائے تہذیب و تمدن کا مرکز بلکہ اس کے گہوارہ یعنی امریکہ کا یہ حال ہے۔ کہ نوجوان لڑکیاں خود ہی پہلے اپنی ایک قیمت مقرر کرتی ہیں۔ اور پھر اخبارات میں اپنے حسن کا پروپیگنڈا کر کے اعلان کرتی ہے۔ کہ جو شخص اتنی قیمت ادا کرے ہم اس سے شادی کیلئے تیار ہیں۔ ذرا غور تو کرو جو عورت مرد کے عادات و اطوار شکل و شباہت اور اخلاق کو نظر انداز کر کے محض اس لئے شادی کرنے کو تیار ہو جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقم اس کی قیمت کے طور پر پیش کر سکتا ہے۔ اور اس طرح نیلامی سے اسے خرید کرلے جاتا ہے۔ وہ جس قسم کی بیوی ثابت ہوگی۔ اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی کر سکتا ہے۔ اس کو ایسے خاوند کے ساتھ کیا محبت ہو سکتی ہے۔ اور اس کی راحت و آرام اور آسائش کا اسے کیا خیال ہو سکتا ہے۔ اس کے نزدیک روپیہ سے زیادہ کوئی چیز وقیع نہیں ہو سکتی اور عین ممکن ہے۔ وہ اگلے ہی دن اپنے خاوند سے زیادہ روپیہ خرچ کرنے کی اہلیت رکھنے والے کے ساتھ چلتی پھرتی نظر آئے۔ اور پھر خاوند جو سمجھتا ہے۔ کہ بیوی اس کی زر خرید چیز اور دیگر اشیائے مملوکہ کی طرح اس کی ملکیت میں شامل ہے وہ اس کی کیا عزت و توقیر کریگا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی شادیاں کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔ اور بہت ہی تھوڑے عرصہ کے بعد علیحدگی ضروری سمجھی جاتی ہے۔

تحریک عریانی

مرد و عورت کے اس بے تکلفانہ اختلاط میل و جول اور بے محابانہ ایک دوسرے کے ساتھ ملنا یورپ میں ایک اور مصیبت کا موجب ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ نوجوان مرد عورتیں اب بالکل عریاں ہو کر ایک دوسرے سے ملنے لگے ہیں۔ یورپ کے قریباً ہر حصہ میں ایسی کلبیں اور سوسائیٹیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو تحریک عریانی کو فروغ دے رہی ہیں۔ ہم کہ چکے ہیں۔ کہ ان تحریکات کی تفصیلات کو سننے کی متحمل مشرقی تہذیب ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم انہیں نظر انداز کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ مرد و عورت مادر زاد برہنہ ہو کر باہم ملتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ تو بے حیائی اس قدر بھیانک صورت اختیار کر چکی ہے کہ ایسے مادر زاد برہنہ مرد و عورت مل کر عام بازاروں اور گذرگاہوں پر جلوس نکالتے ہیں۔ اور حیرت یہ ہے کہ بعض سرکاری حکام ایسی تحریکوں میں خود شامل ہیں۔ اور یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ بعض مقامات کی بلدیات ان کی سرپرستی کرتی ہیں۔

حسن کے مقابلے

نوجوان عورتوں کے درمیان حسن کے مقابلے ہوتے ہیں بلکہ ان کے بعض مخصوص اعضاء کی خوبصورتی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اور پھر ان کے فوٹو بلکہ ان کے بعض مخصوص اعضاء کے فوٹو اخبارات میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح نسوانی عصمت و عفت اور شرم و حیا کی مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور شائستگی سمجھی جاتی ہے

خودکشی کی وارداتیں

مگر یہ تہذیب نہیں بلکہ پرلے درجہ کی وحشت اور بہیمیت ہے۔ اور ایسا زہر ہے کہ اگر اس کی ہلاکت آفرینی کا شاہد مطلوب ہو۔ تو ولایتی اخبارات میں خودکشیوں کے اعداد و شمار دیکھو۔ جو ہر سال یورپ کے ہر حصہ میں ہوتی ہیں۔ پھر طلاق کے مقدمات پر نظر ڈالو۔ تا معلوم ہو۔ کہ یہ تہذیب انسانی تمدنی و معاشرت کے لئے کس درجہ تباہی کا موجب ہو رہی ہے۔

مسولینی کا اعلان

یورپ کے لئے یہ تہذیب وبال جان ہو رہی ہے اور وہ اس کے انسداد کے لئے بیقرار ہے۔ مگر کوئی پیش نہیں جاتی۔ ہاں البتہ اٹلی کا ڈکٹیٹر مسولینی چونکہ اس وقت ایک زبردست طاقت رکھتا ہے۔ اور اس کے سامنے کسی کو چون و چرا کی جرأت نہیں۔ اس لئے اس نے بعض احکام جاری کئے ہیں۔ مثلاً اس نے حسن کے مقابلے ممنوع قرار دیدئے ہیں کہ یہ غیرت سوز اور ننگ نسائیت ہیں۔ اس نے اپنے اعلان میں ایسی لڑکیوں کے نام پیش کئے ہیں۔ جو ایسے مقابلوں میں درجہ اول پر رہی تھیں۔ اور واقعات کی رو سے بتایا ہے کہ ان کا انجام نہایت دردناک ثابت ہوا۔ اس شہرت اور خود پرستی نے ان کے خیالات میں ایسا ہیجان اور تلاطم پیدا کر دیا۔ کہ وہ اپنے آپ کو انسانیت سے بالاتر ہستی سمجھنے لگیں۔ اور چونکہ ان کے حد سے بڑھے ہوئے اندازوں کے مطابق مردوں کی طرف سے حسن سلوک نہ ہو سکا۔ اس لئے مایوس ہو کر انہوں نے خودکشیاں کر لیں۔ پھر کاروباری نقطۂ نگاہ سے بھی یہ مقابلے نہایت نقصان دہ ہیں۔ کیونکہ نوجوان لڑکیاں جو سادی کاروباری زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں ایسی باتوں کی وجہ سے ان کے اندر ایسا اضطراب اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے محدود ذرائع آمدنی پر قناعت سے گذارہ کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ اور پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بے حیائی اور فاحشانہ زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں

اسلامی تمدن

ان حالات اور واقعات [illegible]

نظارتوں کے اعلانات

احمدیہ کور کے متعلق ضروری اعلان

افراد جماعت کی جسمانی ورزش اور احمدیہ کور کے متعلق مجلس مشاورت میں اس سال جو فیصلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمائے تھے۔ میں ان کو اخبار الفضل مورخہ ۲۳ جون ۱۹۳۲ء میں شائع کرا چکا ہوں۔

ان تجاویز کے متعلق علاوہ مرکزی کام کے بہت سا ایسا کام ہے جو بیرونجات میں ہوگا۔ کیونکہ احمدیہ کور تمام احمدی جماعتوں میں قائم کی جائے گی۔

اس کے متعلق قواعد وغیرہ تیار کئے جا رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ غالباً اگست تک تیار ہو کر شائع ہو جائیں گے احمدیہ کور کی بھرتی کے متعلق میں اپنے گزشتہ مضمون میں تحریک کر چکا ہوں۔ اور امید ہے۔ کہ جماعتوں نے اس پر عمل شروع کر دیا ہوگا احمدیہ کور کے والنٹیروں کی سکھلائی اور نگرانی کے لئے ہمیں ایسے دوستوں کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو فوجی نظام سے واقفیت رکھتے ہوں۔ یا سکاوٹ سسٹم کو جانتے ہوں۔ میں ایسے دوستوں سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ سال کا کچھ حصہ اس کام کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو بیرونی احمدیہ کوروں کے قیام یا معائنہ کے لئے بھجوایا جائے۔ ایک وقت میں پندرہ روز سے ایک ماہ تک کا عرصہ اس کام کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ تمام ایسے دوستوں سے جنہیں خدا تعالےٰ اس بات کی توفیق دے۔ درخواست ہے۔ کہ وہ مجھے اپنے ناموں سے مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ سال میں کتنے دن اس کام کے لئے دے سکتے ہیں۔ اور سال کے کس حصہ میں وقت نکال سکتے ہیں۔ (مرزا شریف احمد - قادیان)

تبلیغی تنظیم ضلع منٹگمری

مولوی چراغ الدین صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ منٹگمری نے جو ضلع منٹگمری کی تبلیغی تنظیم کرا کر بھجوائی ہے۔ اسے منظور کرتے ہوئے عملاً کام شروع کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع اپنے ضلع کے اندر اور انسپکٹر صاحب تبلیغ اپنی تحصیل کے اندر تبلیغ کرنے اور کرانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع منٹگمری۔ ڈاکٹر فیع الدین صاحب

(۲) انسپکٹر تبلیغ تحصیل منٹگمری۔ میاں عبد الکریم صاحب

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل پاکپٹن۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحب ...

(۴) نائب انسپکٹر تبلیغ تحصیل ... سید ارشاد علی شاہ صاحب

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

انجمنہائے احمدیہ اڑیسہ کے لئے انسپکٹر تعلیم و تربیت

انجمنہائے احمدیہ اڑیسہ کے لئے آنریری طور پر مولوی محمد عبد الستار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹک کو انسپکٹر تعلیم و تربیت مقرر کیا گیا ہے جملہ انجمنہائے احمدیہ اڑیسہ ان کے کار مفوضہ میں ان سے تعاون فرما کر مشکور فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

بیرونی ممالک کے مبلغین کی اطلاعات

ماریشس

حافظ جمال احمد صاحب روز ہل سے لکھتے ہیں۔

روز ہل اور پورٹ لوئیس میں فرداً فرداً تبلیغ کی جا رہی ہے لوگ سلسلہ سے مانوس ہو رہے ہیں۔ اور سلسلہ کی خدمات قدر کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہیں۔ مظلومان کشمیر کی ہمدردی کا جذبہ یہاں پیدا ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ساٹھ روپیہ جماعت احمدیہ ماریشس نے مظلومان کشمیر کی امداد کے لئے جمع کیا ہے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھی چندہ جمع کر رہے ہیں۔

امریکہ

مولوی مطیع الرحمان صاحب ایم اے سینٹ لوئیس سے لکھتے ہیں۔

Kansas City میں ایک ہفتہ رہ کر ان مضامین پر لیکچر دیئے۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اسلام کس طرح دنیا کو اقتصادی مصائب سے نجات دیتا ہے۔ مسیحی عقائد پر ایک نظر اسلام کس طرح دنیا کی موجودہ مشکلات کو حل کرتا ہے۔ علاوہ اس کے یہاں کی جماعت احمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں احباب جماعت کو تبلیغ اسلام کرنے کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ ان لیکچروں کے خاتمہ پر بہت سے اصحاب نے اسلام کے متعلق سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ۱۳ اصحاب نئے داخل اسلام ہوئے۔ سینٹ لوئیس میں گوروں کے ایک مجمع میں تقریر کی گئی۔

حیفا فلسطین

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری لکھتے ہیں۔

اس ہفتہ چار شامیوں سے احمدیہ عقائد پر گفتگو ہوئی۔ اور چار دیہاتیوں کو تبلیغ کی گئی۔ درس قرآن مجید باقاعدہ جاری ہے۔ احباب جماعت کا ایک ہفتہ واری جلسہ ہوا۔ احباب فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کے کام میں مصروف رہے۔

سالٹ پانڈ (افریقہ)

مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

اکرا ایک مشہور مقام ہے۔ اور گولڈ کوسٹ کا دار السلطنت ہے۔ مسلمان کثرت سے رہتے ہیں۔ یہاں کے علماء کو فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کر کے احمدی امام اور سیکرٹری سے تعارف کرایا۔ گولڈ کوسٹ کے ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی۔ اور اس کو تحریک کی۔ کہ وہ ہر ہفتہ اپنے اخبار کا ایک کالم احمدیت کے متعلق متانت سے لکھے ہوئے مضامین کے لئے وقف کر دے۔

جاوا

مولوی رحمت علی صاحب لکھتے ہیں۔

بوگر میں احمدیہ جماعت کے قیام اور متعدد لیکچروں کی وجہ سے مخالفت چمک اٹھی۔ علماء نے ایک اشتہار شائع کر کے اعلان کیا کہ احمدیوں کے جلسہ میں کوئی نہ جایا کرے۔ لیکن اس سے احمدیت کا عام اعلان ہو گیا۔ اور جب ایک ہفتہ بعد جلسہ ہوا۔ تو سامعین کی تعداد ۳ ہزار کے قریب تھی۔ لیکچر کے بعد بعض لوگوں نے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ آخر مناظرہ کی تجویز قرار پائی۔ مگر عین وقت پر غیر احمدی علماء نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ چونکہ مناظرہ کی شہرت ہو جانے کے باعث لوگ کثرت سے آئے تھے اس لئے بارہ بجے رات تک تبلیغ کرنے کا خوب موقعہ ملا۔

چیو میں سلسلہ احمدیہ کے مخلص اور بہت جوشیلے نوجوان احمد سرمدی خوب تبلیغ کر رہے ہیں۔ وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ وہاں کے اخباروں میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کے متعلق مضامین بھی دیتے رہتے ہیں۔ بٹاوی میں تبلیغ کا میدان وسیع ہو گیا ہے ۲ افراد حال ہی میں داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔

آسٹریلیا

صوفی محمد حسن صاحب آنریری مبلغ اسلام لکھتے ہیں

فرداً فرداً تبلیغ اسلام کی جا رہی ہے۔ ایک شخص محمد عالم صاحب افغان قندھاری نے History of Islamism in Australia ایک کتاب چھپوا کر شائع کی ہے جس میں میرا ذکر کیا گیا۔ اور فوٹو دیا گیا ہے۔ کیونکہ میں نے آسٹریلیا میں لگاتار ۱۸ سال تبلیغ اسلام کر کے یہاں کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اس کتاب میں آسٹریلیا کی مسجدوں کے حالات بھی درج کئے گئے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دار العوام میں وزیر ہند کی تقریر

آرڈی نینسوں کا نفاذ۔ فرقہ وارانہ تصفیہ اور کانگرس سے مصالحت

۲۷ جون دار العوام میں مسائل ہند پر بحث کرتے ہوئے سر سیموئیل ہور نے فرمایا۔ میں حکومت کے آئندہ پروگرام کی وضاحت کرتا ہوا آپ حضرات سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ آئینی ترقی میں جو مشکلات حائل ہیں۔ ان کے ازالہ کے لئے ہر عملی اور حقیقی امداد کی جائے۔ میری تقریر کے تین موضوع ہوں گے۔ اولاً آرڈی نینس ثانیاً فرقہ وار مسائل۔ اور ثالثاً آئینی ہیئت ترکیبی ؛

آرڈی نینسوں کا نفاذ

آرڈی نینسوں کے متعلق وزیر ہند نے فرمایا۔ کہ عام حالات میں سول نافرمانی کے انسداد کے لئے جو قدم اٹھایا گیا تھا۔ وہ اکمل طور پر کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بلکہ بعض حالات میں تو ان ذرائع کی کامیابی بالکل حیرت انگیز ثابت ہوتی ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ تشددانہ ذرائع کے استعمال کے متعلق جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ قطعی طور پر ناجائز اور غلط ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ذرائع مسلمہ طور پر سخت تھے۔ لیکن سول نافرمانی کی تحریک کے ارتقا کو روکنے اور حکومت کے ذرائع کی موثریت کو ثابت کرنے کے لئے ان کا استعمال بے حد ضروری تھا۔ سول نافرمانی کے سلسلہ میں دس ہزار آبادی میں سے شاید ایک آدمی گرفتار نہ ہوا ہو۔ اسی طرح آرڈی نینسوں کے ماتحت بیس ہزار آبادی میں سے شاید ایک آدمی بھی قانونی شکنجہ میں نہ کسا گیا ہو۔ ان اختیارات خصوصی نے اتلاف جان و مال میں معتد بہ تخفیف کر دی۔ اور زور آزمائی کی ضرورت نہ پڑی۔ غیر خوشگوار اور افسوسناک واقعات بھی بہت کم ظہور پذیر ہوئے۔ آرڈی نینسوں کا استعمال محض ضرورت تک محدود رکھا گیا اور ابتدائے کار ہی سے اس میں تخطاط شروع ہو گیا۔ صورت حالات چند لفظوں میں اس طرح بیان کی جا سکتی ہے۔ کہ حکومت سول نافرمانی کی تحریک پر اچھی طرح قابو پا چکی ہے۔ دراصل یہ کام حکومت ہی کا تھا۔ کہ وہ اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اگرچہ مفسدین کی سرگرمیوں کی بیدار جسم اتم سرکوبی ہو چکی ہے۔ تاہم وہ اپنی تخریبی سرگرمیوں سے باز رہتے نظر نہیں آتے۔ ان حالات میں حکمت عملی کا اقتضا صرف یہ تھا۔ کہ اس مسئلہ پر غور کیا جائے۔ کہ آیا امن و قانون اور اچھی حکومت کے مفاد کی خاطر کوئی شدید طرز عمل اختیار کیا جائے۔ اور یا قوم کو غیر آئینی اور تشددانہ مظالم سے محفوظ رکھا جائے۔ حالانکہ اس قسم کا سلوک قوم کی توقعات کے ہرگز خلاف نہ تھا۔ جب ہم ان حالات پر غور کرتے ہیں۔ تو حکومت اس نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ کہ خاص اختیارات کا استعمال بالکل جائز اور حق بجانب تھا۔ اس قسم کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے۔ کہ حالات کی بہتری کے دوش بدوش اس قسم کے ذرائع کا استعمال ناجائز تھا۔ وزیر ہند نے کہا۔ اگرچہ ان اختیارات کو استعمال نہ کیا جائے۔ لیکن ان کا قیام نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جن لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ وہ ہر وقعہ اور ہر فرصت سے فائدہ اٹھانے پر تلے رہتے ہیں ؛

احتیاط کی ضرورت

یہ اختیارات کامل احتیاط اور ہمدردی کے ساتھ مقامی ضروریات کے مطابق استعمال کئے جائیں گے۔ ہر ضلع اور ہر صوبہ کے حالات کا لحاظ رکھا جائیگا۔ شدید اختلافات صرف انہی حلقوں میں موجود ہے جن کی کوششیں ناکام رہ چکی ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ ایک جماعت ایسی بھی موجود ہے۔ جو سخت گیری کی حکمت عملی کو پسند نہیں کرتی۔ اور ان اختیارات کی تجدید سے بیزار ہے۔ لیکن ان میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جنکی یہ آرزو ہے کہ وہ حکومت اور کانگرس کی کشمکش کو غیر منفصل صورت میں دیکھ کر خوشی کے شادیانے بجائیں۔ حکومت کسی صورت میں بھی غیر منفصل حالات پر قانع نہیں ہو سکتی۔ ہم اس بات کا تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے اثر و اقتدار کے خلاف جو چیلنج دیا گیا ہے۔ اس کا قطعی طور پر استیصال کر دیں۔ سر سیموئیل ہور نے کہا۔ کہ ہمیں الکثیر التعداد لوگوں کی حمایت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اتحاد و مروت کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ ایک وقت میں تو ان کی مخالفت کی جائے۔ اور پھر اس مخالفت سے دست برداری کا اعلان کر دیا جائے۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم عزم راسخ کے ساتھ اس لائحہ عمل کی تکمیل پر متوجہ ہوں۔ جو ان مواعید کی رو سے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہو چکے ہیں۔ نہایت ضروری ہے۔

فرقہ وار تصفیہ

جب تک فرقہ وار مسائل کا تصفیہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک صوبجات اور مرکز کے اختیارات کے متعلق بھی کسی چیز کا طے ہونا محال ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اقوام ہند باہمی سمجھوتے کے سلسلہ میں ناکام ہیں۔ بلکہ گذشتہ نصف سال کے عرصہ میں یہ الجھن زیادہ پیچیدہ اور ناقابل حل ہو گئی۔ اور اس موقعہ پر سر سیموئیل ہور نے اپنے وعدہ کا اعادہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت فیصلہ کے لئے تیار ہے۔ اور اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ مسئلہ کی پیچیدگی کے پیش نظر کسی خاص تاریخ کا تعین محال ہے۔ علاوہ ازیں لنڈن میں وزیر اعظم کی موجودگی بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ دوسرے مسائل کے انہماک سے فراغت پا کر اس مسئلہ پر اپنی پوری توجہ صرف کر سکیں۔ آئینی کارروائی کو سر انجام دینے کے لئے حکومت اس قدر بے چین ہے۔ کہ وہ اس بات کا عزم کر چکی ہے۔ کہ ہر قسم کی مشکلات کے باوجود موسم گرما میں فیصلہ کر دیا جائے گا ؛

تاخیر نہیں ہوگی

آئینی جزئیات پر بحث کرتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ حکومت انتہائی عجلت کے ساتھ ان منازل کو طے کرنا چاہتی ہے۔ اور اہل ہند کے گزشتہ دو سال کے تعاون سے بھی ہر ممکن فائدہ اٹھایا جائیگا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حکومت ایک ہی بل کے ذریعہ سے آئینی مسئلہ کو طے کرنا چاہتی ہے۔ یہ طرز عمل اہل ہند کی اکثریت کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔ اور اس کے علاوہ ارکان پارلیمنٹ کے لئے بھی اس میں یہ سہولت رہے گی کہ انہیں صرف ایک ہی بل پر غور کرنے کی زحمت گوارا کرنی پڑیگی انہوں نے کہا۔ کہ حکومت نے والیان ریاست کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا ہے تاکہ اس بات کا اندازہ ہو سکے۔ کہ وہ آل انڈیا فیڈرل سکیم میں کس حد تک اشتراک کے لئے تیار ہیں

مصالحت ناممکن ہے

خاتمہ تقریر پر سر سیموئیل ہور نے کہا۔ کہ ہم مصالحت کے لئے تیار نہیں۔ اور جو شخص حکومت کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہوگا ہم بھی اس کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جو لوگ اب تک عدم تعاون کے حامی نظر آتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کسی مصالحت کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جب تک کانگرس حکومت کے مقابلہ پر صف آرا ہے۔ اس وقت تک ہم ان کے ساتھ نہیں مل سکتے۔ وہ سول نافرمانی سے سبکدوش ہو کر اس بات کا اعلان کریں کہ وہ قرطاس ابیض کی شرائط پر ہمارے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ جب وہ ایسا کریں گے۔ تو ہم بھی ان کے ساتھ مل جائیں گے جب وہ حکومت کی مشین کو تباہ کرنے کے خیال سے باز آ جائیں گے اور ہندوستان کی مسلمہ حکومت کی ہمسری کا دعویٰ چھوڑ دیں گے۔ تو اس وقت مصالحت کی گفتگو ممکن ہو سکے گی ؛
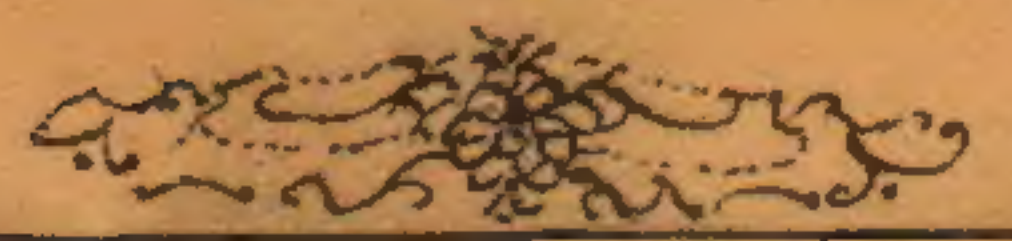
مراسلات

ضلع کرنال میں ہندو گردی

ضلع کرنال میں مسلمانوں کی جو حالت زار ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ جس وقت سے اس ضلع میں ہندو ڈپٹی کمشنر صاحب تشریف لائے ہیں۔ تمام محکمہ جات میں مکمل ہندو گردی ہو گئی ہے۔ چنانچہ ذیل کے اعداد و شمار سے اس کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔

عہدہ	ہندو	مسلمان	سکھ
ڈپٹی کمشنر	۱	x	x
A.D.M	۱	x	x
افسر مال	۱	x	x
مہتمم خزانہ	x	x	۱
جنرل اسسٹنٹ	x	۱	x
مجسٹریٹ درجہ اول	x	۱	x
سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر	۱	x	x
ایچ۔ ڈی۔ سی	۱	x	x
ریڈر ڈپٹی کمشنر	۱	x	x
ڈسٹرکٹ ناظر	۱	x	x
صدر قانونگو	۱	x	x
ریڈر اے۔ ڈی۔ ایم	۱	x	x
ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر	x	۱	x
ہیڈ ٹریژری کلرک	x	۱	x
سیشن جج	۱	x	x
سینیئر سب جج	۱	x	x
سب جج	x	۱	x
کلرک آف دی کورٹ	۱	x	x
ای۔ اے۔ سی	۱	x	x
ریکارڈ کیپر	۱	x	x
میونسپل کلرک	x	۱	x
اسٹیبلشمنٹ کلرک	۱	x	x
بل کلرک	x	۱	x
آر۔ ایس۔ کلرک	۱	x	x
سٹیشنری کلرک	۱	x	x
سول سرجن	۱	x	x
ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر	۱	x	x
ہیڈ ماسٹر	۱	x	x

عہدہ	ہندو	مسلمان	سکھ	
پوسٹ ماسٹر	۱	x	x	
ڈپٹی پوسٹ ماسٹر	۱	x	x	
سپرنٹنڈنٹ پولیس	x	x	x	انگریز
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	x	x	۱	x
〃 〃 تیمتل	x	۱	x	x
ایگزیکٹو انجنیئر	x	x	x	۱
سب ڈویژنل آفیسر نہر	۱	x	x	x
سب ڈویژنل آفیسر P.W.D	۱	x	x	x
تحصیلدار	x	۱	x	x
نائب تحصیلدار	۱	x	x	x
سیکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ	۱	x	x	x
〃 میونسپل کمیٹی	۱	x	x	x
	۲۷	۹	۲	۲

مندرجہ بالا اعداد سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جس قدر ذمہ دار عہدے ہیں۔ ان سب پر ہندو ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو کارروائی بھی وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت کر رہے ہیں۔ اور ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں (نامہ نگار)

موضع اڑائی (پونچھ) مسلمانوں پر تشدد

اڑائی میں سردار غلام محی الدین خاں کے لڑکے کا قتل جو عمال حکومت کے ہاتھوں ہوا۔ اس کی آج تک کوئی داد رسی نہیں ہوئی بلکہ اس کو دبانے کی خاطر تمام اڑائی کے گاؤں پر قیامت برپا کی جا رہی ہے۔ چنانچہ ایک نیا سرقہ کا افسانہ تراش کر سردار غلام محی الدین خاں اور سردار غلام حسین خاں اور ان کے بعض دیگر معزز مسلمانان اڑائی کو اس میں ماخوذ کر دیا گیا ہے۔ تعزیری چوکی کا سارجنٹ تفتیش کر رہا ہے۔ ماخوذین پر سخت جبر و تشدد کے علاوہ ایسا ظلم کیا جاتا ہے کہ جس کو نہ تو کوئی دردمند انسان دیکھ سکتا ہے۔ نہ سن سکتا ہے۔ ماخوذین کو شراب پلا کر مدہوش کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان کو مارا جاتا ہے۔ ان کے سامنے ان کی پردہ نشین مستورات کو بلا کر سپاہیوں سے زد و کوب کرایا جاتا ہے۔ تاکہ ماخوذین ذلت اور تکلیف سے تنگ آ کر خواہ مخواہ اقبال جرم کر لیں۔

کمسن بچوں پر طرح طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ پولیس انسپکٹر باہر بیٹھا رہتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ ملزمین کو حسب منشا اس وقت تک ڈنڈے لگاؤ۔ جب تک اقبال جرم کر چکیں۔

بڑی مصیبت کے بعد دو ایک آدمی وہاں سے بھاگ کر راجہ صاحب بہادر کے پاس پہنچے اور تحریری درخواست پیش کر کے داد خواہ ہوئے راجہ صاحب نے وہ درخواست وزیر صاحب کے پاس بھیجدی۔ وزیر صاحب نے چیف جج صاحب کے پاس بھیجی کہ فوراً موقعہ پر کوئی مجسٹریٹ بھیجا جائے درخواست سائل ابھی چیف جج کے پاس پیش بھی نہ ہوئی تھی کہ سارجنٹ مذکور ان کے تعاقب میں شہر پہنچا اور انہیں گرفتار کر کے واپس لے گیا۔ درخواست چیف جج کے ریڈر کے پاس رہی۔ ریڈر اس کا رشتہ دار ہے۔ اس نے دانستہ چیف جج کے پاس درخواست دیر سے پیش کی۔ چیف جج صاحب نے آج ایک ہفتہ گذر گیا ہے۔ کوئی مجسٹریٹ موقعہ پر نہیں بھیجا۔ بے گناہ ماخوذین بدستور عذاب میں مبتلا ہیں۔ کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ جب ماتحت حاکم اس قدر نڈر ہو کر راجہ صاحب کے ضروری حکم تک کی پرواہ نہیں کرتے۔ تو پھر معلوم نہیں کہ راجہ صاحب بہادر ایسے لاپرواہ حکام سے جواب کیوں نہیں طلب کرتے۔ اگر اس سے ہزار درجہ کم تر قسم کا کوئی ایسا حادثہ کسی ہندو کے ساتھ ہوتا۔ تو سب کے سب ارکان حکومت وہاں پہنچ گئے ہوتے۔ سرکار والا۔ اگر انصاف آپ کا مذہب ہے تو خدا کے لئے سارجنٹ مذکور کو اس کے کئے کی سزا دیجئے۔ اور بے گناہوں کو عذاب سے نجات دلوائیں (نامہ نگار)

میرپور میں ہندوؤں کی اشتعال انگیزیاں

ہندو اور سکھوں نے ایک ہفتہ سے کتھا کی آڑ میں بلا ناغہ رات کے بارہ بارہ بجے تک گورنمنٹ انگریزی اور ریاست کے انگریز حکام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اور چیلنج دے رکھا ہے کہ جب تک ان کے مندرجہ ذیل سات مطالبات تسلیم نہ کئے جائیں گے تب تک ہندو قوم کا بچہ بچہ میدان جنگ میں کھڑا رہیگا

۱۔ مسلمان ماخوذین کو ضرور سزائیں دی جائیں۔

۲۔ ہندوؤں نے جس قدر اپنے مال و اسباب کا نقصان لکھوایا ہے۔ وہ مسلمانوں سے وصول کر کے دلایا جائے۔

۳۔ ہر گاؤں میں تعزیری پولیس متعین کی جائے اور جس قدر پناہ گزین قلعے میں ہیں ان کو آباد کیا جائے۔

۴۔ ملازمتوں میں تناسب آبادی کو ملحوظ رکھنے کی بجائے قابلیت کا معیار مد نظر رکھا جائے۔ (۵) سندر سنگھ جنرل سکرٹری ہندو بورڈ کو غیر مشروط طریقہ پر رہا کیا جائے (۶) زمیندارہ ایکٹ منسوخ کیا جائے۔ (۷) گلینسی رپورٹ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جائے۔ کیسی حلیا کہ ہم پہلے

سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی صحت و تندرستی

ڈاکٹر مسز ولسن۔ ایم۔ ڈی۔ ڈی۔ پی۔ ایچ نے سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کی صحت و تندرستی کے متعلق پنجاب جونیئر ریڈکراس کی کارگذاری کے بارہ میں ایک دلچسپ اور پراز معلومات یادداشت قلمبند کی ہے جس میں آپ فرماتی ہیں۔ کہ انگلستان میں طبی امداد کی باقاعدہ اور منتظم بہم رسانی کی وجہ سے استانیاں انفرادی طور پر بہت حد تک سکول کی لڑکیوں کی صحت و تندرستی کی ذمہ دار نہیں ہوتیں۔ البتہ مدارس کے منتظمین سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ لڑکیوں کی غذا اور عام صحت و صفائی کا خیال رکھیں لیکن یورپ کے دوسرے ممالک اور امریکہ کے ان حصوں میں جہاں سکولوں میں طبی معائنہ کا طریق مقابلتہً کم ترقی یافتہ ہے۔ جونیئر ریڈکراس سکول کے بچوں کو صحت مند اور تندرست بنانے میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے پنجاب میں سکول جانے والی عمر کی لڑکیوں کی صحت سے متعلقہ ضروریات کے بارہ میں ایک ابتدائی تحقیقات کی گئی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جائے۔ کہ جونیئر ریڈکراس کس حد تک ان ضروریات کو پورا کر سکتی ہے۔ صوبہ کے مختلف حصوں میں لڑکیوں کے سکولوں میں عام صحت و صفائی کے متعلق تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گیارہ سکولوں میں ۷۶۵ لڑکیوں کی جن کا معائنہ کیا گیا۔ قریباً ۴/۵ تعداد "غذا" "جلد" اور "دانت" کی مدات کے ماتحت بیماریوں میں مبتلا تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عام صحت و صفائی کے متعلق حالات میں اصلاح کی بہت کافی گنجائش ہے۔ اور سکول کے بچوں کے لئے باقاعدہ طور پر طبی معائنہ کی ضرورت ہے۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ استانیوں پر عملی۔ ذاتی اور خانگی حفظان صحت کے اصولوں کی اہمیت واضح کی جائے۔ یہ کام دراصل محکمہ تعلیم کا ہے۔ لیکن جونیئر ریڈکراس اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس کے متعلق موزوں لٹریچر بہم کرے صحت و صفائی کے مضامین کیلئے مفید لیکچروں کا انتظام کرے اور حکام مدارس کے ساتھ مل کر ایسی تجاویز مرتب کرے جن سے استانیاں خود بخود اس کام میں دلچسپی لینے لگیں۔ مختلف امدادی مدارس کی طرف سے ہندوستانی لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لئے صحت و صفائی کے متعلق لٹریچر کی فرمائشیں موصول ہوئی ہیں۔ ہیڈکوارٹرز میں استانیوں کے لئے صحت و صفائی کے مضامین سے متعلقہ کتابوں کی ایک لائبریری قائم کی گئی ہے۔ جس کی اطلاع صوبہ بھر کے امدادی مدارس کی ہیڈ استانیوں کو دیدی گئی ہے

(بقیہ کالم اول)

سکول کی لڑکیوں کیلئے صحت و صفائی کے مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کیلئے درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں پانچ موزوں اور سہل عبارت میں لکھے ہوئے ڈرامے فراہم کئے گئے ہیں یہ ڈرامے ہیڈکوارٹرز کی طرف سے اردو میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب ریڈکراس ڈپو لاہور سے

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں عبدالمجید خان صاحب جج عدالتی بہادر کپورتھلہ ۱۷ اماڑ ۸۹ء

بابو نند لعل ولد جوالا داس ذات کھتری سکنہ کپورتھلہ مدعی

بنام

صورت سنگھہ ولد بھائی دیہان سنگھہ ذات روڑہ سکنہ کپورتھلہ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ اللعہ/ ـــ اصل معہ سود بروئے بہی حساب

استہار

مقدمہ بالا میں حلفیہ بیان مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے اس لئے تاریخ پیشی ۸ ساون ۸۹ء مطابق ۲۲ جولائی ۳۲ء مقرر کرکے اشتہار طلبی مدعا علیہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے کہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہذا ہوکر جوابدہی کرو ورنہ عدم حاضری کی نسبت کارروائی ضابطہ کیجائیگی۔

تحریر ۱۷ ہاڑ ۸۹ء — مہر عدالت

باجلاس جناب شیخ عبدالغنی صاحب نائب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم جھنگ

گردھاری لال ولد بیلی رام دیوی دیال ولد بوگھا رام رام تاتو۔ رجب در نانکہ جوگند ر نانکہ پسران رام جی صاحب ویر بھان نابالغان بولایت دیوی دیال مدعا علیہ عـــــ حقیقی چچا خود

بنام

محمد وغیرہ

دعویٰ ـــ بابت قیمت پیدا وار فصل ربیع ۱۹۳۲ء

استہار

بنام

بہادلہ ولد ناماں ذات نون سکنہ چاہ باغوالہ داخلی موضع کوٹ خیرا۔ تحصیل جھنگ۔ مدعا علیہ

بمقدمہ مندرجہ بالا میں کئی بار سمن بنام مدعا علیہ جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ تعمیل سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اب تاریخ پیشی ۱۶ ۷/۳۲ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر جواب دعویٰ دیوے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ اور بعد میں کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔ ۱۶ ۶/۳۲ — مہر عدالت

(گودبھری) حب اطہرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب کی نشر سالہ مجربہ مشہور زمانہ رجسٹرڈ حب اطہرا یہی ہے۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو اپنے گھر میں حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو اپنی بے اولادی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اطہرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں اولاد حاصل کر چکے ہیں۔ اطہرا کیا ہے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہوکر مر جاتے ہیں۔ رجسٹرڈ حب اطہرا رحم کی سب کمزوریاں دور کرتی ہے۔ رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے حب اطہرا حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے بچہ خوبصورت مضبوط۔ تندرست۔ ذہین پیدا ہوتا ہے بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ عـــہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف کیلئے صرف محصول معاف۔ المشتہر: نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت گجرات

رشتہ درکار ہے

کنوارا رشتہ ہے صورت سیرت اچھی دینیات کی تعلیم خاصی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم۔ امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے۔ درخواست کرنیوالے برسر روزگار ہوں۔ جائداد والے ہوں وجوہ موانع ہوں اپنے مفصل حالات سے اطلاع دیں۔

خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحق صاحب قادیان

ہندوستان اور غیر ممالک کی خبریں

ہندوستان اور انگلستان کے درمیان لاسلکی ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کرنے کی سکیم کے متعلق بمبئی کی ایک اطلاع ہے کہ اسے عملی صورت دینے کے لئے عنقریب قدم اٹھایا جائیگا یہ سلسلہ قائم ہونے پر بمبئی کا کوئی تاجر انگلستان سے اس طرح گفتگو کر سکے گا جس طرح بوقت ضرورت وہ آج کل دہلی یا شملہ سے ٹیلیفون پر کر سکتا ہے اس کے لئے تمام انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں عنقریب آزمائشی تجربات شروع ہو جائیں گے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ تمام سلسلہ تکمیل کو پہنچ جائیگا۔

ہوڑہ ایکسپریس کو ۲۸ جون کی رات کو مسوری کے نزدیک لائن سے گرانے کی کوشش کی گئی ڈیرہ دون سے دس میل کے فاصلہ پر رات کو آٹھ بج کر چالیس منٹ پر گاڑی کا انجن چار سلیپروں اور پتھروں کے ایک ڈھیر کے ساتھ ٹکرایا جو لائن پر رکھدئے گئے تھے۔ لیکن ڈرائیور نے دور سے ہی ان چیزوں کو دیکھ لیا تھا۔ اور گاڑی کی رفتار کم کر دی تھی اس لئے زیادہ نقصان نہ ہوا۔

ڈاکٹر انصاری جن کی جیل سے رہائی ۷ جولائی کو عمل میں آنے والی ہے۔ ابھی تک مرض عرق النساء میں مبتلا ہیں معلوم ہوا ہے آپ رہائی کے بعد فوراً علاج کے لئے یورپ روانہ ہو جائیں گے۔

انگلستان کی کرکٹ ٹیم اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے درمیان جو آزمائشی مقابلہ ہوا اس میں گو انگلستان کی ٹیم جیت گئی ہے۔ لیکن انگریز مبصرین نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ہندوستانی کھلاڑیوں کا بولنگ نہایت شاندار تھا نیز ہندوستانی ٹیم کا فیلڈنگ بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ ان امور کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی ٹیم کو دوسرے آزمائشی مقابلہ کا موقع دیا جائیگا اور یہ وہ اعزاز ہے جو انگلستان نے صرف نیوزی لینڈ کی ٹیم کو جو دنیا کی مانی ہوئی کرکٹ ٹیم ہے دیا تھا۔

سیام میں بغاوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ بغاوت کا مدعا بادشاہ کو تخت سے اتارنا نہیں تھا بلکہ کسی صورت میں آئینی حکومت حاصل کرنا تھا۔ بادشاہ نے آئینی بادشاہت کو منظور کر لیا ہے اور اس کی رضامندی پر لوگوں میں بڑی خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مگر دیگر شاہی قیدیوں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائیگا جب تک نئے آئین پر عملدرآمد شروع نہ ہو جائے۔

قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ لندن اور مصر کے درمیان وائرلیس ٹیلیفون کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے اسکی رسم افتتاح ہو چکی ہے۔

بنارس ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کا دسواں سالانہ اجلاس ۲۹ جون کو گنگا کے کنارے منعقد ہوا۔ تمام کارروائی ۲۰ منٹوں میں ختم ہو گئی۔ تقریباً ۱۵۰ اصحاب اور ڈیلیگیٹ موجود تھے۔ اطلاع ملنے پر جب پولیس گئی تو وہاں کوئی نہ تھا۔ چار عورتوں اور دو لڑکیوں کو جنہوں نے چوک پولیس سٹیشن کے سامنے جھنڈا لہرایا گرفتار کر لیا گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی میں اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ جرمنی کے شاہی خاندان کو واپس لایا جائے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی کے موجودہ پریزیڈنٹ مارشل وان ہینڈن برگ اس کوشش میں ہیں کہ قیصر جرمنی کے لڑکے کو جرمنی کا پریزیڈنٹ بنا دیں۔

انگلینڈ کا جو سالانہ خراج آئرلینڈ کے ذمہ ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ایک بل پیش کرنے والی ہے تاکہ مسٹر ڈی ولیرا کے ششماہی خراج کی قسط روک لینے سے جو نقصان ہوا ہے اسے پورا کیا جائے۔ غالباً کارروائی یہ کی جائیگی کہ برطانیہ میں فری سٹیٹ کی درآمد پر محصول عائد کر دیا جائیگا۔

کلکتہ کے سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ڈھل گھاٹ اور اتر سمورا ضلع چٹاگانگ کے باشندے چونکہ قانون اور امن و امان کو درہم برہم کرنے کے لئے مسلسل اور متعدد جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے ان دیہات کے باشندوں پر پانچ ہزار روپیہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

دار العوام میں "سنڈے سینما بل" پر بحث کے دوران میں حکومت کی طرف سے یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ خیراتی فنڈ میں سے پانچ فیصدی سرمایہ تعلیمی سینما کی ترویج کے لئے مخصوص کر دیا جائے جو پریوی کونسل کی سرپرستی میں قائم ہونگے اس سے مقصد یہ ہے کہ تفریح اور خصوصاً تعلیم اور صنعت و حرفت کی ترویج اور اشاعت کیلئے تعلیمی سینما کھولے جائیں۔

قسطنطنیہ سے ۳۰ جون کی خبر ہے کہ شیخ احمد برزان کو جس نے عرصہ دراز تک حکومت عراق کیلئے مختلف پیچیدگیاں پیدا کر دی تھیں برطانیہ کی ہوائی تاخت نے ترکی سرحدوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا جہاں اس نے اپنے آپ کو ترکوں کے حوالے کر دیا۔ اس کے ہمراہ اس کے بہت سے پیرو بھی گرفتار ہوئے ہیں۔

سیٹھ میاں حاجی جان محمد چھوٹانی ۲۹ جون کو ۵۵ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پا گئے۔ آپ بمبئی کے مشہور تاجر تھے اور کئی سال تک مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر رہے۔

مولنا شفیع داؤدی نے آل انڈیا مسلم کانفرنس کی سکرٹری شپ سے اس لئے استعفیٰ دیدیا ہے کہ کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس جو کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق ۳ جولائی کو منعقد ہونا چاہئے تھا۔ صدر صاحب نے کیوں ملتوی کر دیا۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر نے مولانا شفیع داؤدی کو تار دیا ہے کہ نازک حالات نہ پیدا کیجئے اور اپنا استعفیٰ واپس لے لیں اکثریت کا مطالبہ یہ ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔

بمبئی میں ہندو مسلم فساد برابر جاری ہے ۳۰ جون اور یکم جولائی کو فساد ہوا جس کے نتیجہ میں تین مسلمان قتل اور ۳۵ کے قریب مجروح ہو گئے پھر ۲ جولائی کو بھی فساد رونما ہوا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ جب سے فرقہ وار فسادات دوبارہ شروع ہوئے ہیں اتنا سخت فساد نہیں ہوا تھا۔ گیارہ ہلاک اور ایک سو کے قریب مجروح ہوئے جن میں پندرہ اشخاص گولیوں سے زخمی ہوئے ہیں۔ کارخانوں کے علاقہ میں بھی لڑائی شروع ہو گئی۔ لوٹ اور آتشزدگی کی وارداتیں بھی رونما ہوئیں نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے فساد زدہ علاقوں میں مسجدوں پر پتھر برسائے گئے۔ مسلمانوں کے ایک جنازے کے جلوس کے موقعہ پر سخت تصادم ہو گیا اور پولیس کو کم از کم بارہ مرتبہ گولی چلانی پڑی۔

پونکری ضلع کرنال میں گذشتہ دنوں جو فساد ہوا ۲۹ جون کو اس کی سماعت مسٹر چینگ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں شروع ہوئی۔ ۸۰ ہندو ملزمان حاضر عدالت تھے۔ سرکاری وکیل نے ۵۲ ملزمان کے خلاف مقدمہ واپس لینے کی تحریک پیش کی۔ جسے عدالت نے منظور کر لیا۔ اور ان کی رہائی کا حکم دیدیا۔ اب ۲۸ ملزمان کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی